وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ (لقمان)

گانے بجانے کی حُرمت

مع

قرآن، حدیث اور اجماع ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے

افاضہ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

تحریر

حضرت مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی مدظلہ

المصابیح الغراء
للوقایة
عن عذاب الغناء

گانے بجانے پر

اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت

زلزلہ ، خسف ، مسخ

اور

طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں

- آیاتِ قرآنیہ
- احادیثِ مبارکہ
- ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

گانا باجا سُننا حرام ہے اور ہر برائی کی جڑ

سوال: ہمارے کالج میں اسلامیات کے پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ موسیقی کے آلات کے ساتھ اچھے گیت، گانے اور قوالیاں سُننا شرعاً جائز ہے، اسے ناجائز اور حرام بتلانا مولویوں کی باتیں ہیں، دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجایا گیا، بچیاں گاتی رہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا، موسیقی کے جدید آلات بھی دف کی ترقی یافتہ شکل ہیں، موسیقی سننے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ روح کی غذا ہے اور صوفیۂ کرام سماع کا مستقل شغل رکھتے تھے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالئے اور پروفیسر صاحب کے دلائل کا بھی جائزہ لیجئے۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ماتم کا مقام ہے کہ جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے راگ باجوں کا مٹانا اپنی بعثت کا مقصد بنایا اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہاد امتی آج اس گناہ پر دل وجان سے فدا ہیں بلکہ اس بےحیائی کو سندِ جواز مہیا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں، ان ظلمت جدیدہ کے متوالوں کو یہ موٹی سی حقیقت کون سمجھائے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت چودہ سو سال سے مکمل ہے اس کا ہر ہر مسئلہ اٹل، لازوال اور قیامت تک کے لئے محفوظ ہے۔ تمہاری موافقت یا مخالفت سے کسی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جو چیز شرعاً حلال ہے وہ تا قیامت حلال رہے گی اور جو چیز از روئے شرع حرام ہے وہ بھی رہتی دنیا تک حرام ہی رہے گی گو کہ دنیا بھر کے ووٹ اس کے خلاف پڑ جائیں۔

شریعت مطہرہ میں موسیقی کی حرمت کا مسئلہ بھی ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے جس پر دلیل پیش کرنے کی چنداں حاجت نہیں، اس قسم کے قطعی حرام کو مباح وجائز قرار دینے کی جسارت بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی سرپھرا یہ کہنے لگے کہ شریعت کی رو سے زنا، شراب نوشی، سودخوری اور رشوت جائز ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی یاوہ گوئی کسی درجہ میں بھی لائقِ اعتناء نہیں، نہ ہی

اس قابل ہے کہ اس کی تردید میں وقت ضائع کیا جائے، مگر کیا کیا جائے؟ اس دورِ ہوا پرستی میں علم و تحقیق کے عنوان سے جو خس و خاشاک بھی پیش کیا جائے اسے مبادیاتِ دین سے ناآشنا جدید طبقے میں "جدید تحقیق" کے عنوان سے جلد پذیرائی حاصل ہو جاتی ہے، اس طرح ہر کفر و الحاد اس بدقسمت معاشرہ میں بآسانی کھپ جاتا ہے۔

اکبر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

انھوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

ان تمہیدی سطور کے بعد ہم موسیقی کی حرمت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلائلِ حرمت

آیاتِ قرآنیہ:

① ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ۰ (۳۱ : ۶)

"اور بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑا دے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عن ابی الصھباء البکری انہ سمع عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وھو یسأل عن ھذہ الآیۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ) فقال عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ الغناء واللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو یرددھا ثلاث مرات۔

وکذا قال ابن عباس وجابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم وعکرمۃ وسعید بن جبیر ومجاھد ومکحول وعمرو بن شعیب وعلی بن بذیمۃ رحمھم اللّٰہ تعالیٰ۔

وقال الحسن البصری رحمہ اللّٰہ تعالیٰ نزلت ھذہ الآیۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم) فی الغناء والمزامیر۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۴۲ ج ۳)

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار قسم اٹھا کر فرمایا کہ لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔"

حضرت ابن عباس وجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔
اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اتری ہے۔
یہی تفسیر قرطبی ص۵۱ ج ۱۴، بغوی ص۴۰۵ ج ۳، خازن ص۴۶۸ ج ۳، مدارک بہامش خازن ص۴۶۸ ج ۳، مظہری ص۲۴۶ ج ۷، وغیرہا میں مفصل مذکور ہے۔

(۲) واستفزز من استطعت منھم بصوتک الآیۃ (۱۷: ۶۴)
"اور پھسلالے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے۔"
امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:
وقولہ تعالیٰ (واستفزز من استطعت منھم بصوتک) قیل ھو الغناء قال مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ باللھو والغناء ای استخفھم بذلک وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ (واستفزز من استطعت منھم بصوتک) قال کل داع دعا الی معصیۃ اللہ عز وجل وقالہ قتادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واختارہ ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر ابن کثیر ص۵۰ ج ۳)
"اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس!) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے۔ یہی قول حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے۔"
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذیل میں فرماتے ہیں:
ومن المعلوم ان الغناء من اعظم الدواعی الی المعصیۃ ولھذا فسر صوت الشیطان بہ
(اغاثۃ اللہفان ص۲۵۵ ج ۱)
"اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے اسی وجہ سے "شیطان کی آواز" کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی۔"

(۳) افمن ھذا الحدیث تعجبون و تضحکون ولا تبکون وانتم سامدون ۵ (۵۳: ۶۱)
"سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور

تم تجبر کرتے ہو"
لفظ "سامدون" کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال الغناء ھی یمانیۃ اسمد لنا غن لنا وکذا قال عکرمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۰ ج ۴)
"ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے معنی ہیں "گانا" اور یہی قول عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔"
تفسیر ابن جریر ص ۴۳ ج ۲۷، قرطبی ص ۱۲۳ ج ۱۷، روح المعانی ص ۷۲ ج ۲۷ وغیرہا میں بھی یہی مذکور ہے۔

(۴) والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما (۲۵ : ۷۲)
"اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہوکر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں"
امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:
عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ الزور الغناء (احکام القرآن ص ۴۳۷ ج ۳)
"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زور کے معنی ہیں گانا بجانا"
علامہ حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:
وقال محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ لا یشھدون اللغو والغناء۔
(معالم التنزیل ص ۳۷۱ ج ۳)
"حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بیہودہ باتوں اور گانے بجانے کی مجلس میں شامل نہیں ہوتے"
امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
فاولی الاقوال بالصواب فی تاویلہ ان یقال الذین لا یشھدون الزور شیئا من الباطل لا شرکا ولا غناء ولا کذبا ولا غیرہ وکل ما لزمہ اسم الزور۔
(تفسیر ابن جریر ص ۲۹ ج ۱۹)
"سب سے صحیح قول یہ ہے کہ یوں کہا جائے: وہ (رحمٰن کے بندے) کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں

اور نہ اس کے علاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر "نوحہ" کا اطلاق ہو۔"

احادیث مبارکہ:

① لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف۔

(صحیح بخاری)

"میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔"

② لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللہ بھم الارض ویجعل منھم القردۃ والخنازیر۔

(ابوداؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان)

"میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، انکی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہونگی، اللہ انھیں زمین میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بعض کو بندر و خنزیر بنادیگا۔"

③ عن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ ان ابن عمر رضی اللہ عنھما سمع صوت زمارۃ راع فوضع اصبعیہ فی اذنیہ وعدل راحلتہ عن الطریق وھو یقول یا نافع! یا نافع! اتسمع؟ فاقول نعم! فمضی حتی قلت لا! فرفع یدہ وعدل راحلتہ الی الطریق وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع زمارۃ راع فصنع مثل ھذا! (احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ)

"نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو راہ چلتے ایک گڈریئے کی بانسری کی آواز سنائی دی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستے سے ایک طرف ہٹ کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے: "کیا بانسری کی آواز تمھیں سنائی دے رہی ہے؟" میں جواب دیتا جی ہاں! اسی طرح انگلیاں کانوں میں دیئے چلتے رہے، حتی کہ میں نے کہا: "اب آواز نہیں آرہی" تب انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور راستہ چلنے لگے، پھر فرمایا، ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔"

سوچنے کا مقام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شیطانی آواز کو لمحہ بھر سننا

گوارا نہ فرمایا آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اس پر اس درجہ فریفتہ ہیں کہ انھیں لمحہ بھر اس کی جدائی گوارا نہیں اور چونکہ ان کی محفلوں کی گرم بازاری اسی لعنت پر موقوف ہے اور اس کی وبا اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی شریف آدمی کسی کوچہ و بازار سے کانوں میں انگلیاں دیئے بغیر گزر نہیں سکتا۔

④ فی ھذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یارسول اللہ! ومتی ذلک؟ قال اذا ظھرت القیان والمعازف وشربت الخمور (جامع ترمذی)

"اس اُمت پر یہ آفتیں آئیں گی زمین میں دھنسنا، شکلوں کا مسخ ہونا، اور پتھروں کی بارش۔ ایک صحابی نے دریافت کیا، یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورہ ہوگا اور سرعام شراب نوشی ہوگی۔"

⑤ ان اللہ عزوجل بعثنی ھدی ورحمۃ للمؤمنین وامرنی بمحق المزامیر والاوتار والصلیب وامر الجاھلیۃ (احمد، ابوداؤد الطیالسی)

"مجھے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے ہدایت و رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور باجے شرکیہ تعویذ گنڈے، صلیب اور زمانۂ جاہلیت کے غلط کاموں کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔"

⑥ الکوبۃ حرام والدن حرام والمزامیر حرام (مسند، بیھقی، بزار)

"طبلہ، سارنگی حرام ہیں، اور شراب کے برتن حرام ہیں، اور باجے بانسری حرام ہیں۔" شراب کے برتنوں کی حرمت کا حکم ابتدا میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔

⑦ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل،

(ابوداؤد، بیھقی، ابن ابی الدنیا)

"گانا بجانا دل میں نفاق اُگاتا ہے جیسا کہ پانی سبزے کو اُگاتا ہے۔"

⑧ وظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ھذہ الامۃ اولھا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ (جامع ترمذی)

"جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا ظہور ہو اور شرابیں کثرت سے پی جائیں

اور اس امت کے آخری لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے لگیں تو اس وقت ان عذابوں کا انتظار کرو، سرخ آندھیاں، زلزلے، زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش، اور ایسی نشانیاں جو پے در پے اس طرح آئیں جیسے پرانا بوسیدہ ہار جس کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کر کے بکھر جائیں۔"

(۹) اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بھا البلاء وفیھا واتخذت القینات والمعازف (جامع ترمذی)

"جب میری امت یہ پندرہ کام بکثرت کرنے لگے تو ان پر مصیبت اترے گی منجملہ ان کے ایک یہ کہ گانے والی عورتیں اور باجے بانسریاں عام ہو جائیں۔"

(۱۰) صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرۃ مزمار عند نعمۃ ورنۃ عند مصیبۃ۔ (البزار، بیہقی، ابن مردویہ)

"دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چیخنے چلانے کی آواز۔"

(۱۱) نھیت عن صوتین احمقین فاجرین صوت عند نغمۃ لھو ولعب ومزامیر الشیطان وصوت عند مصیبۃ لطم وجوہ وشق جیوب۔

(مستدرک الحاکم ص ۴۰ ج ۴، مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۹۳ ج ۳ وغیرہما)

"میں دو حماقت اور فسق و فجور سے بھری آوازوں سے روکتا ہوں، ایک لہو و لعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ گانے کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبانوں کو چاک کر کے نوحہ کی آواز۔"

(۱۲) الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم، سنن ابی داؤد)

"گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔"

(۱۳) یمسخ قوم من ھذہ الامۃ فی اٰخر الزمان قردۃ وخنازیر قالوا یا رسول اللہ الیس یشھدون ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال بلی ویصومون ویحجون ویصلون قیل فما بالھم؟ قال اتخذوا المعازف والقینات (مسند ابن ابی الدنیا)

"آخر زمانہ میں اس امت کے کچھ لوگ بندروں خنزیروں کی صورت میں مسخ

کئے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ اس بات کی گواہی نہ دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ روزے رکھیں گے، حج کریں گے اور نماز پڑھیں گے عرض کیا گیا پھر کس سبب سے یہ عذاب ہوگا؟ فرمایا: راگ باجوں اور گانے والی لونڈیوں کا شغل اختیار کرنے کے سبب۔"

اختصار کے پیش نظر ہم انہی چند روایات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی کتاب "کشف العناء عن وصف الغناء" مندرج احکام القرآن ص۲۰۲ ج۳ اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے جس میں مزید کئی روایات ہیں، مولانا عبد المعز صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے بنام "اسلام اور موسیقی" اس میں اور بھی بہت زیادہ روایات جمع کر دی ہیں۔

اجماع ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ:

گانے بجانے کی حرمت پر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماع منعقد ہے اور ان کے مذاہب کی مستند کتب سے اس پر بیسیوں عبارات پیش کی جا سکتی ہیں مگر ہم صرف ایک ایک عبارت پر اکتفاء کرتے ہیں

① امام زین الدین ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(قوله او يغني للناس) لانه يجمع الناس على ارتكاب كبيرة كذا في الهداية وظاهره ان الغناء كبيرة وان لم يكن للناس بل لاسماع نفسه دفعا للوحشة، وهو قول شيخ الاسلام رحمه الله تعالى فانه قال بعموم المنع۔

وفي المعراج الملاهي نوعان محرم وهو الآلات المطربة من غير الغناء كالمزمار سواء كان من عود او قصب كالشبابة اوغيره كالعود والطنبور لما روى ابو امامة رضي الله عنه انه عليه الصلوة والسلام قال ان الله بعثني رحمة للعالمين وامرني بمحق المعازف والمزامير ولانه مطرب مصد عن ذكر الله تعالى والنوع الثاني مباح وهو الدف في النكاح۔

(البحر الرائق ص۸۸ ج۷)

"لوگوں کے سامنے گانے والے کی شہادت قبول نہیں، اس لئے کہ وہ لوگوں کو ایک

کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جمع کر رہا ہے، ہدایہ میں یونہی ہے، اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ گانا ایک کبیرہ گناہ ہے گو کہ لوگوں کے لئے نہ گایا جائے بلکہ وحشت وتنہائی دور کرنے کے لئے صرف اپنے لئے گایا جائے، اور یہی شیخ الاسلام خواہر زادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انھوں نے گانے کو مطلقاً منع لکھا ہے۔

اور معراج الدرایۃ میں ہے کہ کھیل تماشے دو قسم کے ہیں، ایک تو حرام ہے، اور وہ ہے گانے بغیر صرف ہیجان وستی پیدا کرنے والے آلات کی آواز جیسے بانسری خواہ لکڑی کی ہو یا نرکل کی جیسے شبابہ یا بانسری کے سوا کوئی اور آلہ ہو جیسے عود وطنبور۔

حرمت کی وجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے باجے تاشے اور بانسریاں مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مستی آور اور ذکر الٰہی سے مانع ہے۔

اور تفریح کی دوسری قسم جائز ہے اور وہ ہے نکاح کے موقع پر دف بجانا۔ اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ناجائز قرار دیا ہے، تفصیل آگے آرہی ہے۔

(۲) علامہ محمد بن محمد حطاب مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال فی التوضیح الغناء ان کان بغیر اٰلة فہو مکروہ۔

واما الغناء باٰلة فان کانت ذات اوتار کالعود والطنبور فممنوع وکذلک المزمار والظاہر عند بعض العلماء ان ذلک یلحق بالمحرمات وان کان محمد اطلق فی سماع العود انہ مکروہ، وقد یرید بذلک التحریم۔ ونص محمد بن الحکیم علی ان سماع العود ترد بہ الشہادۃ قال وان کان ذلک مکروہا علی کل حال وقد یرید بالکراہۃ التحریم کما قدمنا (مواہب الجلیل ص۱۵۳ ج ۶)

"توضیح میں ہے کہ گانا اگر بغیر آلات موسیقی کے ہو تو وہ مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے مراد حرام ہے۔

اور آلات کے ساتھ گانا اگر ایسے آلہ کے ساتھ ہے جو تاروں والا ہے جیسے عود اور طنبور تو یہ گانا ممنوع ہے اور اسی طرح بانسری بھی ممنوع ہے۔

محمد بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ عود بجانے والے کی گواہی رَد کی جائیگی، اس کا سننا ہر حال میں مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے حرام مراد ہے جیسے گزر چکا"۔

③ امام ابوحامد غزالی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حرمتِ غنار کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، مالک بن انس ودیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وقال الشافعی رحمہ اللہ فی کتاب أداب القضاء: ان الغناء لھو مکروہ یشبہ الباطل ومن استکثر منہ فھو سفیہ ترد شھادتہ۔

قال الشافعی رضی اللہ عنہ صاحب الجاریۃ اذا جمع الناس لسماعھا فھو سفیہ ترد شھادتہ۔

وحکی عن الشافعی رحمہ اللہ انہ کان یکرہ الطقطقۃ بالقضیب ویقول وضعتہ الزنادقۃ لیشتغلوا بہ عن القرآن (احیاء علوم الدین ص۲۶۹ ج۲)

"امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب آداب القضاء میں لکھتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ اور باطل شغلہ ہے جو اس میں زیادہ انہماک رکھے وہ احمق ہے، اس کی گواہی رَد کردی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گانے والی لونڈی کا مالک اگر گانا سنانے کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو وہ بھی احمق اور مردود الشہادۃ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ چھڑی بجانے سے جو ٹک ٹک کی آواز پیدا ہو وہ بھی مکروہ ونا پسندیدہ ہے یہ فعل زندیق لوگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کردیں"۔

④ علامہ علی بن سلیمان مرداوی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال فی الرعایۃ یکرہ سماع الغناء والنوح بلا آلۃ لھو ویحرم معھا وقیل بدونھا من رجل وامرأۃ (الانصاف ص۵۱ ج۱۲)

"الرعایۃ میں ہے کہ گانا اور نوحہ آلاتِ موسیقی کے بغیر مکروہ ہے، اور ان آلات کے ساتھ حرام ہے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان آلات کے بغیر بھی حرام ہی ہے"

خواہ مرد کی آواز ہو یا عورت کی۔"

آگے لکھتے ہیں:

قال فی الفروع یکرہ غناء وقال جماعۃ یحرم وقال فی الترغیب اختارہ الاکثر (حوالۂ بالا)

"فروع میں لکھا ہے کہ گانا مکروہ ہے اور علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حرام ہے، اور ترغیب میں لکھا ہے کہ اکثر حضرات نے اس قول حرمت کو اختیار کیا ہے۔"

نتیجہ میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ مکروہ بھی بحکم حرام ہی ہے۔

عذر گناہ:

موسیقی کے جواز پر عموماً دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) شادی کے موقع پر دف بجانا حدیث سے ثابت ہے اور موسیقی بھی دف ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

جواب: احادیث میں جس دف کا ذکر ہے وہ صرف نکاح کے موقع پر کچھ دیر کے لئے بجایا جاتا تھا، شادی کے علاوہ بلا ضرورت دف بجانے والوں کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُرّوں کی سزا دیتے تھے۔

ان الفاروق رضی اللہ عنہ اذا سمع صوت الدف بعث ینظر فان کان فی الولیمۃ سکت وان کان فی غیرہ عمل بالدرۃ (فتح القدیر ص ۳۶ ج ۶، البحر الرائق ص ۸۸ ج ۷)

پھر دف پیٹنے والی عموماً بچیاں ہوتی تھیں مردوں کا دف پیٹنا کہیں ثابت نہیں۔

پھر یہ دف بھی اہل عرب کی عادت کے مطابق بالکل سادگی سے پیٹا جاتا تھا نہ اس میں جھانجھ ہوتی تھی نہ رقص وسرود یا طرب ومستی کا کوئی اور نشان، فی زمانہ ایسے دف کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔

معہذا مذکورہ بالا شرائط کی رعایت سے دف پیٹنے کی گنجائش بھی حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، احناف میں سے اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اسے بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

قال التوربشتی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ حرام علی قول اکثر المشایخ وما ورد من ضرب

الدف فی العرس کنایۃ عن الاعلان (امداد الفتاویٰ صفحہ ۲۸۳ ج ۲)

"امام تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دف اکثر مشایخ کے قول کے مطابق حرام ہے اور شادی کے موقع پر جو دف بجانا ثابت ہے اس سے اعلان وتشہیر مراد ہے۔"

امداد الفتاویٰ میں تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول بحوالہ شرح نقایۃ، نصاب الاحتساب و بستان العارفین منقول ہے، آخری دو کتابیں موجود نہیں، شرح نقایہ میں سرسری تلاش سے دستیاب نہیں ہوا، بہرحال نصوص محرمہ کے پیش نظر یہ توجیہ کرنا لازم ہے، اور یہ کوئی تاویل بعید نہیں عام محاورات کے مطابق ہے۔

اعلان وتشہیر کے لئے یہ کنایہ عرف عام میں بہت مشہور اور زبان زد ہے، مثلاً:

"ببانگ دہل کہہ رہے ہیں"

"ڈھول بجا رہے ہیں"

"ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں"

"نقارہ پیٹ رہے ہیں"

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ یہ اختلاف سادہ دف کے متعلق ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

المراد بالدف الذی کان فی زمن المتقدمین واما ما علیہ الجلاجل فینبغی ان یکون مکروھا بالاتفاق (مرقاۃ المفاتیح صفحہ ۲۱۰ ج ۶)

"اس سے مراد وہ دف ہے جو متقدمین کے دور میں استعمال ہوتا تھا، جھانجھ دار دف بالاتفاق مکروہ ہے۔"

مکروہ کا اطلاق حرام پر کیا گیا، جیسے اوپر گزرا۔

(۲) بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ وہ ساز بجا کر سماع کرتے تھے۔

جواب: اول تو مسائل شرعیہ میں کسی صوفی کے قول وعمل سے استناد خلاف اصول ہے، اس موقع پر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ جو خود بہت بڑے صوفی اور عارف ہیں ان کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے:

"عمل صوفیہ در حل وحرمت سند نیست همیں بس است کہ ما ایشان را معذور داریم وملامت نکنیم، ودمر ایشان را بحق سبحانہ وتعالیٰ مفوض داریم، اینجا قول ابی حنیفہ وامام ابی یوسف

وامام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ معتبر است نہ عمل ابوبکر شبلی و ابوحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ۔
(مکتوبات صفحہ ۳۳۵ دفتر اول)

"حلت وحرمت میں صوفیہ کا عمل حجت نہیں، بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم انھیں معذور گردانیں اور ان پر ملامت نہ کریں، اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں، یہاں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی و ابوالحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ کا عمل۔"

دوسرے ان صوفیہ کا سماع مخصوص احوال میں بطور دواء وعلاج ہوتا تھا اور اسمیں وہ حضرات بہت سی شرائط ملحوظ رکھتے تھے جن کی تفصیل یہ ہے:

قال الخیر الرملی رحمہ اللہ تعالیٰ:

ومن اباحہ من المشایخ الصوفیۃ فلمن تخلی عن الھویٰ وتحلی بالتقویٰ واحتاج الی ذلک احتیاج المریض الی الدواء ولہ شرائط:

احدھا: ان لایکون فیھم امرد۔

والثانی: ان لایکون جمیعھم الا من جنسھم لیس فیھم فاسق ولا اھل الدنیا ولا امرأۃ۔

والثالث: ان تکون نیۃ القوال الاخلاص لا اخذ الاجر والطعام۔

والرابع: وان لایجتمعوا لاجل طعام او فتوح۔

والخامس: لایقومون الا مغلوبین۔

والسادس: لایظھرون وجدا الا صادقین (الفتاوی الخیریۃ ص۱۸۲ ج۲)

"اور مشایخ صوفیہ میں سے جس نے سماع کو جائز کہا ہے تو ان شرطوں سے کہ صاحب سماع خواہش نفس سے پاک اور زیور تقویٰ سے مزین ہو اور سماع کے لئے اسے ایسی احتیاج ومجبوری ہو جیسے مریض کو دواء کے لئے ہوتی ہے، اور اس کے جواز کے لئے کئی شرائط ہیں:

پہلی شرط: سماع کرنے والوں میں کوئی بے ریش نہ ہو۔

دوسری شرط: سب عارفین کاملین ہوں، ان میں کوئی فاسق وفاجر طالب دنیا اور عورت نہ ہو۔

تیسری شرط: قوال کی نیت اخلاص پر مبنی ہو مزدوری، معاوضہ، زر کھانا مدنظر نہ ہو۔
چوتھی شرط: مجمع کھانے یا دیگر دنیوی اغراض کے لئے اکٹھا نہ ہوا ہو۔
پانچویں شرط: اس دوران قیام نہ کریں الا یہ کہ مغلوب اور بے خود ہوجائیں۔
چھٹی شرط: وجد و مستی کا اظہار نہ کریں الا یہ کہ سچے ہوں، ریا و تصنع نہ ہو۔"
پھر ان شرائط کی پابندی کے ساتھ بھی سماع صرف کامل درجہ کے منتہی عارفین کرتے تھے۔ مبتدی سالک کو سختی سے منع فرماتے تھے۔

امام الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر سماع سے توبہ کی کہ اب ان شرطوں کی پابندی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔

قال الشیخ السہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ:

"وقیل ان الجنید ترک السماع فقیل له کنت تستمع؟ فقال مع من؟ قیل له تسمع لنفسک؟ فقال ممن؟ لانهم کانوا لا یسمعون الا من اهل مع اهل فلما فقد الاخوان ترک فما اختاروا السماع حیث اختاروه الا بشروط وقیود وآداب"

(عوارف المعارف ص ۱۲۱)

"حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ نے سماع چھوڑ دیا تھا، آپ سے دریافت کیا گیا: آپ سنتے تھے؟ فرمایا: کس کے ساتھ؟ عرض کیا گیا: آپ تنہائی میں سنتے ہیں؟ فرمایا: کس سے؟ یہ حضرات قیود و شروط سے سنتے تھے جب وہ مفقود ہوگئیں تو سماع چھوڑ دیا۔"

حضرت مفتی اعظم قدس سرہ رقمطراز ہیں:

ان هذه الشرائط لا تكاد توجد فی زماننا فلا رخصة فی السماع فی عصرنا اصلا کیف؟ وقد تاب سید الطائفة جنید قدس سره عن السماع لعدم استجماع الشرائط فی عصره۔

(احکام القرآن ص ۲۳۲ ج ۳)

"یہ شرائط ہمارے زمانہ میں قطعاً نہیں پائی جاتیں، لہٰذا اس دور میں سماع کی قطعاً اجازت نہیں، اور اجازت ہو بھی کیونکر؟ جبکہ سید الطائفہ حضرت جنید قدس سرہ نے بایں سبب سماع سے توبہ کی تھی کہ انکے زمانہ میں تمام شرائط کی پابندی نہ رہی تھی۔"
کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل کی قوالی کو صوفیہ کے سماع سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟

صوفیہ کا مقصد وحید اصلاح قلب تھا جبکہ یہاں حظ نفس اور لذت کوشی کے سوا کوئی دوسرا مقصد ہی نہیں۔

باقی یہ دلیل کہ موسیقی روح کی غذا ہے لاجواب ہے۔ واقعی! جو خبیث روحیں قرآن وحدیث کی شیریں آواز سے چین نہ پاتی ہوں، اور ذکر اللہ کی شراب صافی سے بھی انھیں حظ نہ ملتا ہو تو انکی غذا غناء و مزامیر اور موسیقی ہی ہو سکتی ہے، نصیب اپنا اپنا۔

خلاصہ:

راگ باجوں، ساز و موسیقی اور مروج قسم کی قوالیوں کا سننا شریعت کی رُو سے حرام ہے، ان منکرات کو جائز کہنا الحاد و بے دینی کے سوا کچھ نہیں انھیں جائز ثابت کرنے کی نامبارک کوششیں درحقیقت وہی الحاد ہے جس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اس امت کے کچھ لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کریں گے مگر جائز وحلال سمجھ کر۔ واللہ العاصم من جمیع الفتن وھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

محمد ابراھیم
نائب مفتی دار الافتاء والارشاد
۲۹ جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ ہجری